السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے داداجی بریلوی عقائد کی رو سے بہت دین دار تھے کیونکہ انہوں نے زندگی اسی ماحول میں گزاری۔ شرک وبدعت کے مرتکب تھے۔ یعنی قبر پرستی وغیرہ اب ان کا انتقال ہوچکا ہے۔ اب کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں ان کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں۔ ؟ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام توحید کو تمام اعمال کے لیے شرط قرار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والے کے تمام اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔ جب تک وہ توحید کا اقراری نہ ہوگا ایسی حالت میں موت کی صورت میں وہ جہنم میں جائے گا اور ایسے شخص کے لیے اس کی موت کے بعد دعائے مغفرت سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کو فرماتے ہیں:

"مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ "(التوبہ: 113)

''پیغمبر اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔''

اس کی تفسیر صحیح بخاری میں اس طرح ہے کہ جب نبیؐ کے چچا ابوطالب فوت ہونے لگے تو نبیؐ ان کے پاس آئے ان کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: چچا جان لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں تاکہ اللہ کے ہاں میں آپ کے لیے حجت پیش کرسکوں۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: اے ابوطالب کیا عبدالمطلب کے مذہب سے انحراف کروگے؟ نبیؐ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے روک نہیں دیا جائے گا میں آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری: 1360)

اس سے معلوم ہوا کہ جب کسی کی موت شرک پر ہوئی ہو تو اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا درست نہیں ہے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ ارکان اسلام

حج کے مسائل